

پیر چہ ہدایہ شریف سالانہ 2014

سوال نمبر 1

جنس: الف:

قضا کی تعریف:

لغت میں: میرگانا کسی کام سے خارج ہو جانا۔۔۔

اصطلاح میں: منع الظالم من الظلم یعنی الزام ظالم علی شخص بمنعہ من ارتکاب الظلم کسی شخص کو منع کرنا

مضاربہ کی تعریف:

لغوی معنی: زمین میں سوار کرنا تجارت کا یہ

عقد شرکت ہے مال میں احوال الجائیں والجل من الجانب الاخر

شرکت والا عقد انہا طرف سے مال دوسری طرف سے کام ہو

ہبتہ کی تعریف:

لغوی معنی: عظیم دین کی چیز صفت دینا

تملک الیمن بلا عوض وبلا شرط بغیر عوض اور بغیر شرط کسی کو کسی چیز کا حاصل بنا دینا

اجارۃ کی تعریف:

لغوی معنی: اجرت پر دینا

عقد یرد علی الخلفاء بعوض: ایسا عقد جس میں منافع حاصل ہو گا کسی بھلا دے کر

غصب کی تعریف:

لغوی معنی: کسی سے کسی چیز زبردستی چھین لینا

اختصاص مقیم محترم بغیر اذن المالك علی وجہ یزید ذرہ

جزب: باقیمت محرم مال کو مالک کی اجازت بغیر اس کی رضا کے اس کا قبضہ قہر ہو جائے

مضاربہ اور مشارکت میں فرق:

مضاربہ میں مال صرف ایسا شخص کا ہوتا ہے اور کام دوسرا آدمی کرتا ہے

مضارع میں دونوں شریک ہوتے ہیں

جبکہ مشارکت میں دوسرا مال اور منافع دونوں میں شریک ہوتا ہے



جز (۱)

ترجمہ عبارت:

جس نے خرید لیے دو کپڑے اس شرط پر کہ جو لینا چاہے  
 دس روپے میں لے گا اور اسے تین دن کا اختیار ہوگا تو یہ جائز ہے اور یہی  
 حکمین کپڑوں کا ہے اور اگر ایسے چار کپڑے خریدے گئے تو بیع فاسد ہے،

جز (۲)

امام زفر و امام شافعی کا موقف:

ایسی خریداری میں کپڑے دو

بیع ہوں یا زیادہ کسی میں بھی جائز نہیں

دلیل:

مبیع مجہول ہے مبیع کا مجہول ہونا محض للبیع کے ساتھ ہے،

جز (۳) دھکا

کپڑے کی

وہ جو دھکا دے گا یا نہ دے نفقہ نہیں ملے و اگر: منکر کی وفات:

اگر دونوں کپڑے اکٹھے ہلائے ہو گئے تو ہر ایک آدمی کو قیمت دینی پڑے گی  
 بیچے مندر چلے رہا ہے کہ ایک آدمی نے دو کپڑے خریدے اس شرط پر کہ جو لے گا  
 وہ دس درہم کا ہو گا اور اس کے تین دن کا اختیار ہو گا۔ اب ایسی  
 صورت میں دونوں کپڑے فنا ہو گئے تو اس کے ہر کپڑے کی ادھی قیمت  
 دینی پڑے گی مثلاً دونوں کپڑوں کی قیمت تھی دس روپے تو اب پانچ روپے  
 اس کے اور پانچ اس کے ادا کر لگا اس کی وجہ یہ ہے کہ ان دونوں کپڑوں میں بیع  
 ہو چکی ہے اور ایک کا اثر سے آصاف نہ ہو گیا۔ نتیجہ میں تاوان ہوتا ہے  
 امانت میں نہیں اس لیے جو لوگوں کی رعایت کرے ادھی قیمت رکھ گئی



ہر ملک کا فائدہ دیتی ہے

جزائر کے ساتھ اعلیٰ اور عفو و غفران کے لئے اللہ تعالیٰ القہر ہے

بیج خاصہ: جو اصل کے جائز سے بیج ہو اور عفو کے لحاظ سے بیج نہ ہو اگر وہ برقیہ ہو

بیج بالحل: جو اصل اور عفو دونوں کے لحاظ سے بیج نہ ہو کسی ملک کا فائدہ دیتی ہے

دونوں کا حکم: مال بیع اعلیٰ اور عفو ولا یغیر الملك بوجہ

بیج خاصہ ملکیت کا فائدہ دیتی ہے اگر قبضہ ہو جائے

بیج بالحل بھی ملک کا فائدہ دیتی ہے لیکن اس میں ملک موقوف یا ہوتا ہے دوسرے کی اجازت پر

جزائر

بیج بالحل کے اقسام:

1 غیر کے غلام کو بیچ دیا 2 شراب بیچ دی

3 خنزیر بیچ دیا 4 مرد مرده بیچ دیا

سورۃ 4

جزائر

قافی کے آداب:

1 اس میں شہادت موجود ہوں جسے سلام دعا قل بالان کا دل پہنا

2 صاحب فراست ہو 3 اہل اجتہاد نہ ہو

4 اسے اپنے اوپر اعتماد ہو کہ وہ فرائض کو احسن طریقے سے ادا کر سکتا ہے

5 کسی بھی شخص سے یہ قبول نہ کرے

6 فریقین میں سے کسی کو چھو نہ بنائے 7 دھوکے ساتھ ایسا نہ کرے

8 فریقین میں سے کسی ایسے ساتھ سرگرمی سے بات نہ کرے

9 فریقین میں سے کسی ایسے ساتھ مذاق بھی نہ کرے

موجودہ دور کے ججوں کے صلیح برائے:

فی زمانہ ججوں میں اگر مقررہ

شہادت موجود ہوں تو ان کا فیصلہ قابل قبول ہوگا اور ان کا فیصلہ کو مٹا

فیصلہ قرار دیا جاسکتا ہے



حیرت

منہا نیت ہو

اثریہ شرعی حیا پر پورا

آئریں انصاف کے سارے تقاضے پورے کریں، صفاءِ لایح وغیرہ عدم نظر نہ ہو کر ان کے فیصلوں کا اہمیتدار ہے لیکن اس دور میں اس کا پایا جانا آتو رہنا ناممکن ہے۔

سوئیڈن

ش:؟

حکمت و ارکان : ایجاب اور قبول

الفائدة هبة : وهبت ، نخلت ، أعطيت ، ارحمتك هذا الاحكام  
 جعلت هذا الثوب لك - اعمرتك هذا الشيء رحمتك على هذه الدابة  
 محنت كى شراط:

جب ایجاب و قبول اور قبضہ ہو جائے تو یہ صحیح اور تمام ہو جائے گا

جز (11)

حالتی سے شروع :

- 1۔ افسوس کو جذبہ کرنے کی ضرورت میں جذبہ میں رجوع کر سکتا ہے  
اگر اس نے عوفیہ دے دیا تو رجوع نہیں کر سکتا۔
- 2۔ وہاں دور صوبہ بہار میں سے کوئی ایسا مرجاے تو جذبہ میں رجوع نہیں کر سکتا۔
- 3۔ صوبہ بہار کی ملکیت سے کوئی چیز نکال گئی تو رجوع نہیں کر سکتا۔
- 4۔ زمینیں عیدہ کی تھیں اس نے کوئی چیز اگادہ کی تو رجوع نہیں کر سکتا۔
- 1۔ کوئی شخص جذبہ کی صوبہ بہار نے عوفیہ نہیں دیا تو رجوع کر سکتا ہے۔
- 2۔ زمینیں جذبہ کی صوبہ بہار نے کوئی تبدیلی نہیں کی تو رجوع کر سکتا ہے۔
- 3۔ کچھ رکا درخت جذبہ کی صوبہ بہار نے کوئی تبدیلی نہیں کی تو رجوع کر سکتا ہے۔



جز ثانی

محنت اجارہ کی شہادت:

1. منافع معلوم ہوں ہے اجرت معلوم ہوں ہے جتنا وقت کام: وہ معلوم ہوں
2. اگر کوئی جانور اجارہ پر لیا دیا جائے تفصیل معلوم ہوں
3. کام کی نوعیت معلوم ہوں ہے اگر گھوڑے زمین کرا رہے ہیں تو اجرت معلوم ہوں ہے
- اور یہ بھی معلوم ہوں ہے کہ لگا دیا جائے دیر
- آج کل کے کرایہ دار کس نوعیت میں:

اجارہ میں آتے ہیں۔ اس لیے کہ عموماً مکان خریدنے

وقت کہ ان کے ہوتا ہے اور دینے کا وقت بھی ملے ہو جائے، اور کرایہ میں افراط و تفریط ہو گا۔ کب کب مکان کرایہ ہو گا

یہ ساری چیزیں ملے ہوئیں ہیں۔ اور کرایہ دینا دیا جائے اور کب کرایہ ہو گا۔ اور ان کے ذریعہ ضرورت کی حالت

کے ساتھ لکھ کر جائز ہے۔ اس لیے کہ اہل حق کرایہ دار سے کوئی نقصان نہ پہنچاتا، یا دہن نہ جاتا ہے اس صورت میں وہ نقصان

جز (۱) مائیں کے کھانے پر تھا اس وجہ سے رہنے والے کھائے، اور اگر مکان چھوڑتے وقت کوئی نقصان نہ پہنچا تو ان کے ذریعہ کرایہ

کوئی باریک بینی کا ذکر فرماتا ہے

اور نہیں ہے جائز (مشائخ) کا اجارہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک حلال ہے

وہ شریعت میں ہے اور صاحبین رحمہم کے یہاں کہ اس کا اجارہ جائز ہے

تشریح: یہ نہیں کرنا۔ اسے چھوڑ دیں۔

بہن زیادہ کمائی نہ دل شخص کو بطور اجارہ رکھنے میں امام صاحب اور صاحب

کا رفقہ امام صاحب نے یہاں زیادہ کمائی کرنے والا کا اجارہ صرف شریعت کی صورت

میں درست ہو سکتا ہے ورنہ نہیں جب صاحبین کا موقف ہے کہ اس کا اجارہ جائز ہے

جز (۲) دلائل مذکورہ مسلم میں امام صاحب اور صاحبین کے:

امام صاحب کی دلیل: اجیر کی محنت ہے کہ اس کی محنت و مشقت کے نتیجے میں جو منافع

حاصل ہوئے ہوں اس میں اس کا بھی حصہ ہونا چاہیے

صاحبین کی دلیل: عام معاملہ کی طرح فریقین میں اجارہ کی بات ہو جائے تو اس کے جوڑ میں نہ جائے



جزء ۱

تاجانز کاروبار رکن والی کمپنیوں میں ملازمت :

ایسی کمپنیوں میں

ملازمت نہ کرنا یہی بہتر ہے کچھ قلم و کلمہ عام ہے اور سود بھی عام ہے اس لیے  
ایسی کمپنیاں جو تاجانز منافع کما لیں وہ عموماً سود پر مبنی ہوں گی ہیں  
دھوکہ فراڈ یعنی ہر کام اس لیے ملازمت نہ کرنا یہی بہتر ہے

جزء ۲

رب المال اور مفارب صاحبین اختلافی صورتیں :

رب المال سے مراد مال کا رقم ہے اور مفارب سے مراد وہ شخص ہے

جس کو کاروبار کرنے کے لیے رقم دی جائے اس کے کاروبار شروع کر دیا

دونوں کے درمیان اختلافی صورت :

پہرا یہ جاتی ہے

مثلاً مال کا کہتا ہے میں نے کچھ دوا لیں روپے دیے اور مفارب کہتا ہے

کہ کم دیے ہیں تو اس صورت میں رب المال دلیل پیش کرے گا اور اگر وہ دلیل

نہ دے تو مفارب جو نڈھ مندر ہے اپنا وہ قسم اٹھائے گا

کیونکہ مشہور قاعدہ  
البدیع ہے

عالمی اعلیٰ و اعلیٰ علی صحت انکر

عالمی الاطلاق کوئی مضامین نہیں تاہم چند جزئیات بیان کر کے یاد رکھیں کہ اس کا کوئی مضامین

رب المال کا قول معتبر ① اگر مقدار نفع میں اختلاف ہے تو رب المال کی بات مانی جائے گی ② رب المال کا دعویٰ غلط ہو گا تو مفارب

تجارت کرے گا مفارب کہتا ہے نہیں پڑوں میں کھتی تو بات رب المال کی مانی جائے گی

مضارب کا قول معتبر ③ اگر مفارب کہے کہ میں نے اپنے مال کے دو ہزار روپے کو مفارب کی بات مانی جائے گی

④ اگر مفارب کہے جو پیسے تو نے دیے تھے وہ صرفہ مفارب المال ہے وہ مفاربیت یا احانت کے لیے ہے تو رب المال کی بات مانی جائے گی

⑤ اگر رب المال کہے کہ میں نے اپنے مال کے پڑوں میں کھتی تو مفارب کا جواب کہ میں نے اپنے مال کی بات مانی

مضارب کی بات مانی جائے گی



جز ۱۱

ترجمہ عبارت:

سود حرام ہے پر اس کیلئے اور فزلی شے میں جب ہم جنس  
کے ساتھ بیٹھی جائے زیادتی کی صورت میں اور جب دونوں و عقیقہ فتم ہو جائیں  
یعنی جنس اور وہ صفی جو جنس کے ساتھ ملا یا تو زیادتی اور جائز ہے۔ اردھار  
مذکورہ مسئلہ کی وضاحت:

جب جنس فتم ہو گئی کیلئے، وزن بھی فتم ہو گیا  
مثلاً گرہ کے ساتھ بیچ تو اس صورت میں جنسیت ہے کیلئے کیلئے وزن  
فتم ہے اور اگر بیچ کی گڑھ کی اندھوں کے ساتھ یا گرہ کی گڑھ کے ساتھ  
تو اب جنس بھی فتم ہے اور کیلئے وزن بھی فتم ہے۔ لہذا اس صورت میں زیادتی  
جائز ہے کہ اب گرہ کے بدلے داکھوڑے۔

جز ۱۲

ربا کا لغوی معنی: مطلق زیادتی

اصطلاحی معنی: بفقہ مال لا یتقابلہ عوض فی معاوضۃ حال۔ بحال  
جز ۱۳: سال کامل کے ساتھ تبادلہ کی صورت میں زائر سال جس کے مقابلہ میں کچھ نہ ہو

اضافہ کے نزدیک علیٰ ربہا۔

ہم جنس ہونے کیلئے فزلی ہو جائے

اسم صفا فنی کے نزدیک علت ربہا:

ان کے نزدیک علت ربہا جنس اور حکام ہونا ہے

لہذا جو حکام و جنس سے نہ ہو اس میں زیادتی جائز ہے۔



بیع کا لغوی معنی: خرید و فروخت

اصطلاحی معنی: مبادلة المال بالمال بالترافى -

ایجاب کا لغوی معنی: واجب کرنا اور زیادوں میں کوئی ایسا ہونا

اصطلاحی معنی: ایجاب اس الفاظ پر ہے جو ایجاب کے ساتھ ہو جائے وہ قبول ہی ہو جائے

قبول کا لغوی معنی: قبول کرنا

اصطلاحی معنی: قبول اس الفاظ پر ہے جو ایجاب کے ساتھ ہو جائے وہ ایجاب ہی ہو جائے

جزء

باعتبار مبیع بیع کی اقسام: چار قسمیں ہیں -

مقانیہ: سامان سامان کے ہوتے ہیں

بیع: سامان کی شے کے ہوتے ہیں

صرف: شے کی شے کے ہوتے ہیں

سلم: قرض کی صورت میں شے کے ساتھ بیع کرنا

بعض نے یہاں مبیع کے حکم سے بیع کی (یعنی) سے زائد نہیں ہیں

جزء سے ایجاب کے بعد ملنے والا اختیار

تیس دن تک رہتا ہے

اسکا نام: اختیار قبول ہے

سورۃ

جزء: بیع آجل بجاہل، جو چیز بوجہ میں لی جائے اسکو قرض کے ہوتے لینا یعنی شے کی مدت

بیع سلم: ایسا عقر جس سے شے پہلے ہو اور مبیع بوجہ میں

مشترک: جنس معلوم ہو مثلاً گندم جنوع معلوم ہو مثلاً گندم کوئی بیوٹی

3 صنف معلوم ہو مثلاً بڑا اور چھوٹا یا صنف معلوم ہو مثلاً بڑا اور چھوٹا یا صنف معلوم ہو مثلاً بڑا اور چھوٹا

لیجری بیع: جس میں وہ بھی معلوم ہو مثلاً گندم کوئی بیوٹی

3 سیر دہلی کی بیوٹی معلوم ہو مثلاً گندم کوئی بیوٹی



بیچ سکرے فلم پر شرعی نوٹ:

فقہاء نے سکرنا جائز لکھا ہے لیکن قرآن و سنت نے اسکو جائز کہا عرب تحالان فرمایا یا ربھا اللہیں آمنوا وذاکر الائمہ اور کئی حدیثوں نے اسکو جائز کہا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب صدقہ میں آئے صدقہ دے رہے تھے آخرت سے ترے آج آپ نے الیہا منع نہیں فرمایا لہذا اسبیچ کرنا مکمل فقہاء نے جائز کہا:

یا

جزیرہ

شرائط شہادت:

- ① کامل عقل ② فہم ③ ولایت ④ صدقہ صدقہ علیہ میں فرق نہ
- ⑤ مسلمان ہونا اگر صدقہ علیہ مسلمان ہو۔

جزیرہ ۱۱ شرائط شہادت: و نصیب:

- ① زمانہ انہر شہادت میں چار آدمی ہونے چاہیے
- ② زمانہ عورتوں کی گواہی قبول نہیں۔
- ③ زمانہ عذر۔ باقی ضروری دو آدمیوں کی گواہی قبول ہے۔
- ④ ان تین عورتوں کے علاوہ حقوق میں دو آدمی یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی قبول ہے۔
- ⑤ بچی جتنا بابرہ ہوتا ہو تو اسے انہر عیب و عذر ہونا چاہیے عورتوں کی اطلاع مشکل ہے۔
- ⑥ وہاں اسے عورت کی گواہی قبول ہے۔



## سیرۃ النبی

جز ۱: اجارہ کا لغوی معنی: اجرت  
 اصل لفظی معنی: کسی شخص کا اپنے لفظ کو کسی کو فہمائے پہلے دوسرے شخص  
 کو ملانے کا دینا۔  
 جز ۲:

معنی اجارہ کی شرائط:

۱ وجودی ۲ مدعی

۳ جودی شرائط و معنی

۱ حامل ہونا ۲ مدعی و ادیت حاصل کرنا

۳ اجارہ کرنے کا اختیار حاصل ہونا ۴ اجرت ملنا

۵ منفوت ملنا ۶ جلد اجارہ کا تعلق وقت سے پہلے وہاں مرتب بیان کرنا

۷ جائز کرنا پر بیان کرنا اس میں وقت یا جگہ بیان کرنا

۸ مختلف مقصود ہونا ۹ اجارہ میں کوئی شرط ایسی نہ ہو جو عقیدہ خلاف ہو

جز ۳:

اجیر مشترک: جو کئی مالکوں میں مشترک ہو یعنی چیز آدمی کے

رہنہ مزدور رکھا جو ان کا کام کرے گا۔

اجیر خاص: وہ شخص جو اپنے کسی شخص کا یا بندہ کے لیے دیہانری پر مزدور کرے گا

یا

جز ۴

خصبہ کا لغوی معنی: جو رسا کرنا

اصل لفظی معنی: مال منقول و محترم سے مالک کی اجازت کے بغیر نا جائز قبضہ کر لینا

جز ۵: مقصود یہ شئی یا مال کیسے جانے کر لینا کہ

۱ احسان دینے پر نہ لے

۲ اگر مال کیسے کر لینا

جز ۶: ۱) بے گنہ چھوٹا ۲) گنہگار ۳) گنہگار ۴) گنہگار



### سوال ۱

عقربا (الغرم) : دمت باع عبدة لحام کل عقیر بہرہم جائز بلع

منکوحہ عبارت کی تشریح :

جس نے لحام کا ڈھیر بیچا ہر عقیر اس کے درمیان ہر

حرف اس کا عقیر تب بیچ جائز ہوگا یہ امام صاحب کا منہ ہے یا اگر تمام

عقیروں کی متعین کردیا مثلاً یوں یا یہ ڈھیر ۵۰ یا ۱۰۰ عقیر ہیں اور ہر عقیر

اس کے درمیان بیچے ۔ صاحبین فرماتے ہیں تمام عقیر متعین کرے یا نہ کرے تمام

صورتوں میں جائز ہے ۔

امام صاحب کی دلیل :

بیچ تمام عقیروں کی ایک ہر سکنی اس کے ہر وہ غیر متعین ہیں

یہ لفظ پہلے عقیر تک محدود رہیگا

صاحبین کی دلیل :

یہ اس کی ایسی حالت ہے جبکہ وہ دوڑ رہا ہے اس کی سکنی ہیں

اور ایسی حالت جو اس بیچ سے مائع نہیں ہوگا

جواب :

جو آدمیوں کے رہنے درمیان نفی لبتہ دینا

بیچ مراد ہے : افوی صفت

نقل ما ملکہ بالحق الاول بالثمن الاول مع زیادۃ بیع : جس چیز کا پہلے عقیر بیچے ثمن کے ذریعہ اس کا بنا اس کے بیچنا

بیچ کر کہیہ : افوی صفت کسی چیز کا وال اور مالک بنانا

نقل ما ملکہ بالحق الاول بالثمن الاول مع غیر زیادۃ بیع : پہلے ثمن کے ساتھ جو عقد تھا اس ثمن سے غیر ثمن کے ساتھ بیچنا

بیچ ہونے کے لیے شرط ہے :

جس چیز کے لیے بیچ رہا ہے وہ متعلق ہو مثلاً ایک بیوٹا ورنی بیوٹا

اور عدد دی بیوٹا اور اگر وہ متعلق نہ ہوں تو نہ مراد ہے جائز ہے اور نہ ہی

تو کہہ جائز ہے ۔

بیم عقیر ہم لیں یا لدا دینا دینا



فترت:

فبار و نیت جن کو صلاہ پڑتا ہے۔

فبار و نیت عرو مشتری کو کرنا

ہے بائج کو نہیں۔

دلیل:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ مشتری سے بائج نہ لےو

مسو ابتر:

بیع اللبن فی الفرع:

تھنوں میں دودھ کی بیع جائز نہیں ہے کیونکہ اس میں

دھوئے کا مرقعہ ہے مکلف سے چھائی پھول پھول سے دودھ پیو ہی نہ

بیع الصرف علی ظہر الفم:

بکریوں کی پشت پر جو اون سے اسکو کاٹے بغیر

بیچنا جائز نہیں ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ اون جو اون کے اوہ صاف سے ہے تو یہ سال معلوم

نہیں اس لیے کہ اون اسفل سے اگتی ہے تو یہ بیچ میں داخل نہیں ہے

بیع لبن امرأۃ فی قرح:

عورت کا دودھ کسی پیالے میں ڈال کر بیچنا

جائز نہیں ہے۔ اس لیے کہ یہ رشتہ کی چیز ہے اور انسان بیع تمام اجزاء کے

محترم ہے۔

بیع الخمر فی الکوا:

یہو امین ارنہ وں برنہ کی بیع جائز نہیں ہے۔

اس لیے کہ اسکو سیر ذرا مشتری کو نامکول ہے۔

بیع شرا الخمر:

شراب کے بالوں کی بیع ناجائز ہے۔ اس لیے کہ وہ نجس الحسین ہے

بیع شرا انسان و حیوان متفاح بہ: انسان کے بالوں کو بیچنا اور ان سے فائزہ اٹھانا

دونوں ناجائز ہیں کیونکہ وہ حرام ہیں۔



مسئلہ نمبر ۲

جز (الف)

عہدہ قضا کے لیے فرد کو پیش کرنا یا عہدہ کا حامل بن کر کرنا

کا عمل از صحت و

اگر قضا کے لیے از صحت

بکری کر سکتا ہے اور دنیاوی شہرت نہیں تو عہدہ قضا کے لیے فرد کو پیش کر سکتا ہے

جز ب:

قافی کا مخالف لینا:

عہدہ قضا دیر آنے سے پہلے جو قافی کے مخالف

ملائے تھے وہ لے سکتا ہے اور جو پہلے نہیں ملائے تھے ان کو نہیں لے سکتا

دلیل: ایسا ہے کہ میں اس شہرت کا امکان ہے اور اس عہدہ پر پہنچنے

کی وجہ سے تحفے کا ملنا اور انکو حاصل کرنے کا امکان ہے

جز ج:

کس شخص کی غیر موجودگی میں عافی نافذ کرنا:

قافی اس شخص

کی غیر موجودگی میں غفلت کر سکتا ہے۔ قضا و علی الفیہ اگر ایسی صورت میں

میں جبکہ حضور ممکن ہیں تو غفلت کر سکتا ہے

مسئلہ نمبر ۳

(الف)

مشرعیت کی حاجت: کچھ لوگوں کے پاس پیسہ ہوتا ہے ایسی تجارت کا تجربہ نہیں ہوتا، کچھ کے پاس پیسہ نہیں ہوتا لیکن

وہ تجارت میں خوب تجربہ رکھتے ہیں تو ان دونوں کی ایسی چیزیں شریعت نے اس چیزوں کو سامنے رکھے ہوئے عقود صغارت کو جائز رکھا

تاکہ جس کے پاس پیسہ ہے تجربہ نہیں وہ دوسرے کی یہ حق خود فائدہ اٹھائے دوسرے کو بھی فائدہ پہنچائے اور جسکو تجربہ ہے لیکن اس کے

پاس پیسہ نہیں وہ دوسرے کے پیسے سے تجارت کرے اسکو امکانی نقصان نہ پہنچائے اور فائدہ پہنچے اور خود بھی فائدہ حاصل کرے

اور اس عقود کی مشروعیت میں بنیاد کی یہ حدیث خیر کم من یلفح الناس کی جملہ خوب واضح ہو رہی ہے

کہ صغارت میں اجمال کر اور رب اجمال صغارت کو فائدہ بھی پہنچا رہے ہیں اور نقصان سے بھی بچا رہے ہیں

انہیں حکمتوں کے تحت اس عقود کو جائز رکھا گیا

۱۱/۱۱/۱۱  
۱۳  
جو شخص عہدہ قضا کے لیے پیش کرنا چاہے







حقیقہ چیز میں صحت جائز ہے کھٹی مریاں ہیں اور ایسے میں شرک کی صحت جائز ہے

دلیل:

ہمد ایسا عقیدہ ہے جس سے دوسرا رکھنا نہیں جاتا ہے لہذا یہ شرک کی وجہ  
دو ٹوک میں چلے گا اور جائز ہوگا جس طرح کہ مسیح جائز ہو گیا ہے

سورہ البقرہ

جز الف:

ترجمہ عبارت:

اجارہ ایسا عقیدہ ہے جو منافق پر عروج ہوتا ہے اور اسکا ہر لم دیا جاتا ہے

کیونکہ لغت میں اجارہ منافق کو پہنچتا ہے جبکہ قیاس اس کے جائز ہونے کا انکار کرتا ہے

جز (ب)

عمر کا جو اثر اجارہ میں منافق استعمال ہوتے ہیں مثلاً مزدور اپنی طاقت خرچ کرتے، سوال کرنے کا اثر ہے اور منافق معذور ہوتے ہیں

اور اجرت کا اصول ہے یہ ہے۔ پھر لی جاتی ہے اس قیاس کو معذور رکھیں تو اجارہ ناجائز ہو جاتا ہے تھا لکن اپنی بات ہے

دور سے آج تک اس کی تشریح نہیں ضرورت پڑی اور پیغمبران کرمانے بھی اس پر عمل فرمایا قوت شعیب نے جناب موسیٰ سے کیا (الی اور یوان

انکے امدی بنتی... الا یہ) اور جناب موسیٰ نے - اس سال ان کی بکریاں چرائیں بنی پاک بھی مد میں اون کی بکریاں چرایا کرتے تھے

اور تقریباً ہر پیغمبر نے بکریاں چرائیں اور ان کا چرانہ اجارہ ہی ہے تو پیغمبران کرمانے کا اس کو قیاس کرنا اور چھوڑنا اور علماء کا قہور جو

تشریح نہیں کرتی ہے وہ بھی اجارہ کو ثابت کرتا ہے تو ان دلائل اور عقائد کے حاصل کرنے کیلئے قیاس کی پروا کیجئے پھر اجارہ کو جائز رکھا گیا

ایسے ہی مشہور ہے کہ اگر اجارہ ناجائز رکھا جائے تو دنیا مانتی مخراب ہو جائے گا کیونکہ اس دنیا میں کام کرنے والوں کی تواریفت زیادہ ہے اور جو کام بھی

ہو سکے وہ عمر کا اثر شرک ہوتا ہے مثلاً ملازمت، ڈرائیونگ، فرسٹ دیڑہ ان سب میں منافق ہیں خرچ ہوتے ہیں۔

جز (ج) اجارہ فاسدہ میں اجرت: مثل واریب و اور غروسی کا

وہ مثل صفتیں سے زیادہ نہ ہیں۔

جز (د)

عقب کا حکم

مفقود چیز اگر غائب کی بات میں ملا کر چھو لگنی ہو تو اس پر

اسی کے مثل یا دوا واریب ہے اگر وہ چیز مثل نہ ہو تو پھر اس کی قیمت واریب ہے

غائب پر عین مفقود کو دوا لیں اگر باغ و دریا لیا



## سوال نمبر 1

جنر الف:

ترجمہ عبارت: [امام غزالی] (دلیل) افح زعمی و بطلانہ زعمی اس کے معنی جاننا ہے۔

حب الیما و قبول حاصل ہو جائے کہ بیع چلی ہو جائے

اور کسی کو اختیار نہیں ہوگا عرف عیب کی صورت میں یا عیب نہ دیکھنے کی صورت میں۔

[امام شافعی] دو کتابیں یہ ہیں: 1. خیار عیب 2. خیار روثیت 3. خیار شرط 4. خیار عیب 5. خیار روثیت

## خیار کی اقسام:

خیار میں طرح کے ہوتے ہیں

1. خیار شرط 2. خیار عیب 3. خیار روثیت

خیار کی صورت:

یہ خیار کی صورت تین دن ہیں۔

صن لہ الخیار:

1. خیار شرط یا خیار عیب و روثیت کو کہتے ہیں۔

2. خیار عیب: مشتری کو کہتے ہیں۔

3. خیار روثیت: مشتری کو کہتے ہیں۔

اختلاف:

یہ سوال از پہرچہ کاہ 2 سوال نمبر 1 جز 2 میں نظر رکھنا ہے۔

## سوال نمبر 2

مشروعت صفارین کی ہے:

یہ سوال از پہرچہ کاہ 2 سوال نمبر 2 جز 2 میں نظر رکھنا ہے۔

صفارین میں خلع شہر اور خاص ملک و بار کی قید لگانا:

اگر قید لگائی گئی تو یہ جائز ہے

اور صفارین کو اس کی پابندی کرنا پڑے گی اس لئے کہ یہ خلع حاصل کرنے میں ہر شہر جائز ہے

صفارین میں خلع یا شہر کی قید لگانا لینی اس میں خلع و خلع زیادہ حاصل ہوتا ہے



نہیں ہے صحیح قافی کو والی مبنیاد قافی مبنیوں سے کہ والی مبنیوں

17

در قافیہ، پس سوراخ در سوراخ است و جمع ہوں

جنہ الف +

والایت قفا دل صحت کی شرائط

چار شرائط ہیں۔

1۔ اصل مندر پہنچا جائے بالذات پہنچا جائے پہنچا جائے آزاد پہنچا

وجہ: چونکہ قافیہ ایسا قسم کا اور ہے کہ: دفعہ اول جو ہے گواہی سے حاصل پہنچا

اور اس کے بعد گواہی بنائی جاتی ہے، لہذا جو شرائط شہادت میں فرد میں ہیں

وہ قفا صبراً بھی فرد میں ہیں

مختلف قافیہ شرائط میں انفرادی مجتہدین کا اختلاف:

اضافہ نامزہب:

دلیل

فاسق قفا کا ایک ہے، نیز قافیہ جلیل کو قافیہ بنانا جائز ہے

شعوراً کامزہب:

دلیل

فاسق قفا کا ایک نہیں ہے، جلیل کو قافیہ بنانا جائز نہیں

جز: ب:

خطرات خبریں کی گواہی:

1۔ اس خطرات کا تعلق حقوق سے ہو، مثلاً شادی و نکاح وغیرہ

2۔ قافیہ کے ساتھ جو کچھ اس کا انداز ہے اس پر گواہی دی گئی ہو

3۔ قافیہ خود یا اپنے نائب سے وہ لکھوائے گواہی بھی کرے کہ فلاں فلاں

نہ گواہی دی ہے اور اس پر گواہی پر قفا ہے۔

4۔ اگر دوسرا قافیہ اسے گواہیوں کے بغیر قبول نہیں کرے گا

5۔ ایسے ہی اگر عمری علیہ وجہ دیو گاہ کو قبول کرے گا

6۔ اس خطرات پر قافیہ کی ہم و غیر ہو اور بقا و عدم ثابت ہو کہ فلاں قافیہ کی

حرف سے تیرے پاس آ رہا و غیرہ وغیرہ



جز الف:

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۲۰۱۵ء سورہ بقرہ جز (۲) میں گزشتہ رکوع کا ہے

جز ب:

ہدیہ کا معنی و حکمت پسند ہونا:

ہدیہ کا مطلب ہوتا ہے کسی کو عطا

یا نفل دینا رب ذوالجلال کی تقسیم (کہ یغنیٰ کو غریب بنایا یغنیٰ کو امیر) نے انسانوں کو پانچ

نیا کرد دولت مند اپنی دولت سے غریبوں، مسکینوں، خود غنا نادر دوسروں کا حق نکالے بہا اوقات

ایسا کردی غریب پر تپا ہے۔ کیونکہ وہ اپنی خود داروں کا حق رکھتے ہوئے ہر قوم و نژاد میں سے اقتدار برتا ہے

تو شریعت نے اس کے مقابلہ میں اور ان صورت رکھی۔ وہ ہدیہ ہے جس کے لئے ہر قوم و نژاد

خیرات کا پہلو نہیں ہوتا اور بہا اوقات تقسیم و کریم کو مدد فرمادے کر دیا جتنا ہے اور اس

میں بہا اوقات دینے والا اپنی برتری اور اپنے والا احسان مسکینوں کا شکر ادا نہیں کرتا

ان خود بیوں کی سامنے رکھتے ہیں تمنا کہ علی اللہ عبد و مسلم نے فرمایا تھا دوا تھا ہوا

ایسا دوسرے کو تحفہ دوتا کہ یا اپنی محبت میں افسانہ پر بزرگوں نے دروغ کیا کہ جہاں دوسرے

سماں نورت پیدا ہوں گا فراق ہو تو وہ اپنے درمیان ہدیہ کو اسلئے شروع کر

دیں۔ میں سے وہ نورت نہیں آئے گی اور اس کے لئے ہر قوم و نژاد



پیرچہ ہندو کی شریعت سے ملانے کا

سورج

جز (۱۱)

ترجمہ عبارت:

جس نے کچھ ریاضت کو بیجا جس میں بھلے کو بھلے  
بائے کے یوں گئے یاں اگر مشتری شریک لگا دے

تشریح:

ایسا دے کہ کچھ ریاضت کی بھلے در درخت فریاد اجڑے بھلے لگا ہوا  
تھا اگر بھلے کو کھڑے کر لیں اور آج ایسی صورتیں ہیں کہ درخت کی  
سنگی اور اگر بھلے کو کھڑے کر لیں تو بھلے میں سے شعلہ برنگی

جز (۱۲)

مذکورہ مسئلہ کا جواب عقل و نقلی دلیل:

عقلی دلیل:

پہلا اگرچہ سیرا شریک کا ہر سے درخت کا قسم ہے لیکن عقو  
اسکو درخت سے کاٹنا اور الگ کرنا ہوتا ہے درخت کا ساقہ ہمیشہ  
نیا رہتا اس لیے جدا سمجھا جائے گا اگر شریک سے شعلہ برنگی

نقلی دلیل:

ہم بابت علی اللہ علیہ وسلم فرمایا جس نے درخت یا زمین  
فروری جس میں کچھ ہیں کہیں تو بھلے بائیں کا ہوگا

سورج

جز (۱۳)

عبارت کی تشریح:

خیال کرو جاننے والے ہیں کہ انہوں نے دونوں کے لیے اور  
دونوں کے لیے پتھر لگا دیے ہیں دن یا زیادہ کا



دعا کی توازن صحیح نہ ہونے کی وجہ سے

۵۲

بیچ کی اگر اختیار کر لیا جائے سو چنے کا موقع دیا جائے اگر سو چنے کا موقع

دینا دونوں کو ضرور شرع جائز ہے اور اس کا دستور اصل حدیث میں  
کی طرف اشارہ ہے کہ اس کا فریب و فروخت میں دھوکہ دینا تو نہیں بیکر علی اللہ علیہ السلام  
کہ جب تو کسی سے لین دین کرے تو یہ کہ وہ یا تو کر دھوکہ نہ دے یا اور بھی نہیں دے  
تو اختیار چھوڑنا

جز ۱۲

خیار شرط کی صورت میں اختلاف ائمہ:

امام صاحب:

امام صاحب نے فرمایا صورت خیار و خون ہے اس سے زیادہ

امام زفر امام شاخنی حاضر ہیں یہی ہے

دلیل:

خیار شرط عقد کے اتفاق کے خلاف ہے کیونکہ عقد کا مقتضی

مزوم ہے مگر یہی ہے اس کے جائز قرار دیا ہے حقیقت یہ عقد کے خلاف ہے

لہذا اسی صورت پر عمل ہو گا جو حدیث سے انزعاج دے گی اور وہ نہیں دے گی

صاحبین:

خیار شرط کی صورت میں دن سے زیادہ

دلیل:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اختیار کو جائز فرمایا

سورۃ البقرہ

جنور لا ترجمہ عبارت:

جس نے ایسی شے خریدی جو نقل کی جائے گی

جگہ سے دو سر یا جگہ پھری جائے دو بار دہرائی جائے جائز ہے

حتیٰ کہ مشتری قبضہ کر لے



میں لکھا ہے:

ایک شئی خریدنے کا پتہ اس کو مشتری اس وقت پہنچ چکا تھا کہ

جب اس پر قبضہ کرے

قبضہ کی کئی صورتیں ہیں۔

1. دوبارہ تول لے کر دینا یا پھر اس میں کوئی تصرف کر کے منہ پر لے کر دینا

(2) بیع والی نے جگہ سے دوسری جگہ لے جانے پر رضامندی کی ہو

منکر کرہ منہ کا ثبوت برائے اول:

بنی یاکر علی (علیہ السلام) نے منہ فرمایا اس

جز کو بیچنے سے جس پر قبضہ نہ ہوا ہو۔

جز اولاً

۲. جو از خود غلام جواز کے

بیع القمار قبل القبض کے بارے میں فقہاء کا خیال ہے:

مشخصین کا ہے:

عز علقول شئی جسے (زمین لگوا اور درخت)

ان کی بیع قبل القبض جائز ہے۔

اسام احمد کا ہے:

عز علقول شئی کی بیع قبل القبض جائز نہیں۔

دلیل:

یہ بیع (فقہی عن بیع عام القبض) اور یہ علقول بیع لکن اشتقار

عز علقول دونوں کو شامل ہے

مشخصین کی دلیل:

بیع کا کہیں ایسے شخصوں سے ہوا جو بیع کا اہل ہیں

دوسری بات یہ ہے کہ اس میں کوئی دھوکہ نہ ہو جس سے کیونکہ بیع کا ہونا

نادر ہے بخلاف علقول چیزوں کا کہ ان کا ہونا نادر نہیں

اس امر دونوں میں فرق واضح ہو گا۔



## سوال نمبر ۲

بیع فریقۃ القائلین:

حال لگانے جتنی چیزیں حال میں آئیں گی انکو بیع ہوتا ہے

فقہ: ناجائز ہے۔

علت: منع اس کے کہ ممکن ہے اس سے بھی نہ آئے

بیع النخل:

مشتہر کی ملکیت کی بیع

یہ بیع ناجائز ہے اس لیے کہ <sup>مکتوبوں</sup> پر قبضہ مشکل ہے

بیع الفرو:

ایٹم پیر اور نولہ کیڑے کی بیع

یہ بیع ناجائز ہے اس لیے کہ یہ عموماً جانوروں میں شامل ہوتا ہے

جن کی بیع سے منع کیا گیا ہے

بیع نظام الحیثہ:

م: ۱۱ کی چیزیں بیچنا

یہ جائز ہے بیع مکلف ہیں۔ کیونکہ ہنوی میں موت ایسا ہوتا ہے کہ نہ اس

میں حیات نہیں رہتا یہ پاکر بیچ کو اس کی بیع بھی جائز ہے۔



سورۃ المائدہ فی ۲۵/۶  
سورۃ المائدہ

جزء ۱۱

ترجمہ عبارت :

بیع مقرر ہوتی ہے ایجاب اور قبول کے ساتھ جب وہ دونوں

صاف و کھلم رکھ کر ساتھ ہی ہوں خدا اور اس کے رسول کے بعد دوسرا بیع

بیع کا لغوی معنی : بیعنا

اعلام الدینی معنی : عادیہ الاموال بالمال بالترافی

جزء ۱۲

بیع کا معنی : ایجاب و قبول

بیع کا حکم : اس کے بعد سے نکل کر دوسرا بیع میں آجاتا

مشرکین :

۱۔ دوسری حالت میں بیع : بالخیال ہوں

۲۔ اس کے خوف سے کوئی یا دوسری جگہ نہ ہوں

۳۔ بیع کے اعتبار سے بیع کی اقسام :

چار قسمیں ہیں

بیع مقابلہ : سامان کی سامان کے ساتھ بیع کرنا

بیع معلق : سامان کی نمونہ کے ساتھ بیع کرنا

بیع صرف : نمونہ کے نمونہ کے ساتھ بیع کرنا

بیع مسلم : بیع عین کے ساتھ بیع کرنا

بعض نے کہا کہ یہ یا اس سے زائد قسمیں ہیں

مثلاً



؟ نزول

ترجمہ عبارت:

اور جب قوم مسلمان ہوئی تو ان کو شراب خریدنا یا  
بیچنے کا تو اس نے اس کو حلال کیا تو امام صاحب نے فرمایا جائز ہے۔

تشریح:

یعنی مسلمان ہونے کے بعد کہ وہ شراب بیچ یا خریدے اور  
اس نے ہونے سے پہلے یا خریدنے کے بعد جائز ہے یعنی پہلے مسلمان ہو کر  
بیچے مسلمان بنائے اور خریدے مسلمان بنائے

؟ نزول (۱۱)

مسئلہ نمبر ۱۱ میں اختیار فی المذہب:

امام صاحب کا منہ ہے:

جائز ہے

صاحبین کا منہ ہے:

یہ ناجائز ہے

دلیل صاحب

جب مؤکل خود یہ کام نہیں کر سکتا تو وکیل بھی نہیں بنا سکتا

امام صاحب کا دلیل:

عقد وکیل کرنا ہے اور وہ اس کا دلیل ہے

جائز ہو گا باقی مسئلہ اگر مؤکل کو فرق جائے تو یہ غیر اختیار ہے

شہر یہ کہوند بہار وقت رمضان کسی چیز کا مال نہ ہو اختیار نہیں جاتا

جلد ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶







جز ۱۱

ترجمہ عبارت:

ترجائے

اَوْحِبُّ مَا رَزَقْنِي مِنْ فَضْلِكَ عَفَا رُبَّكَ

میں نے یہ چیزیں تو تو نے مجھے اپنی رحمت سے عطا کیں ہیں اور

جز ۱۲

مشکل کی تشریح:

مفاد کے معنی مذکورہ کام جاننے ہیں اس کے

عقیدہ عقاربیت سے مقصود نفع کا حصول اور اس کا حصول کر کے اجر کا حصول اور

و فرقی نہیں ہو سکتا یہ کام حصول نفع میں ایک امر ہے اور ایک نکتہ ہے

عقیدہ عقاربیت سے یہ امر ایک اجازت حاصل کرتی



بیمہ جی  
 صوبہ سرحدی  
 سوانہ

جز ۱۱

منکرہ مثل کی دلیل دینا کہ وہ خاص ہے

اور نہیں ہے جائز کہ

بیچے پہلا اور ان سے معلوم ہونے کا استدلال ہے

دلیل

استثناء کرنے کے بعد باقی رہتا ہے وہ چھوٹا اور چھوٹا ہی کی

بیچ جائز نہیں

اسم مانگ:

استثناء کا بار دیکھ جائز ہے

دلیل:

جس کو باغ کی بیچ میں حصہ دفتروں کا استدلال کرنا جائز ہے

اس طرح یہاں بھی جائز ہے

جز ۱۲

منکرہ مندر میں افتلا جائز

گنہگار کی بیچ اس کے بالیوں میں جائز ہے

اور روئے کے دروازے کی بیچ اس کے چھوٹے اندر بھی جائز ہے ایسے ہی ملک اور

چاول کی بیچ چھوٹوں میں جائز ہے

اسم شافعی: نما جائز ہے

دلیل: جس میں شیخ دیر عہد ہوا وہ جیسی ہوئی ہے اور اس پر ایسی

پکرہ

چیز کا بیچ جس میں کوئی نفع نہیں ہے



بیماری دیکھیں

نہی پکارے گا اور بیمار دیکھیں جنہیں فرمایا کہ جو اس سے پہلے سے پہلے  
اور بالیوں میں جو نیکو کی سخت ہنر سے پہلے آفت و بے حق و بے ہوشی سے پہلے  
بہتر ایسے دن ہیں جن سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے تو جو صبح سے اس سے کئی فاصلے ہیں  
افروٹ بادام لیتے:

اٹھا کر ہی لیں

امام شافعی نے فرمایا کہ صبح چھ لکے سے جائز نہیں ہے جبکہ بیمار نہ ہو جائز ہے

سورہ بقرہ

جز ۱۱

عذر منہ میں اختلاف ان کے درمیان:

جب وہ آدمی سر جان جس کے لیے اختیار ہوا ہو باطل ہو جائے گا

اور وراثتوں کی طرف منتقل نہیں ہوگا

امام شافعی: اختیار وراثتوں کی طرف منتقل ہوگا

دلیل: اختیار انہی حق ہے جو صبح میں ثابت ہو اور واقعہ ہے کہ انہی میں

وراثت چلتی ہے جو طرح اختیار عیب میں وراثت چلتی ہے

کہیں

بیماری دیکھیں

جس سے انتقال نہیں ہوتا نیز وراثت

فہم ایک ارادہ ہے

جاری نہ ہوگی کیونکہ وراثت اس میں پہلی ہے جو انتقال کو قبول کرے

امام شافعی دیکھیں نا جواب:

امام شافعی کا کہنا ہے کہ اختیار رویت یہ ہے جس سے

درست لیں

اختیار عیب میں

کیونکہ عورت ہے عیب صبح کا مستحق ہوا تھا نیز وراثت بھی

ہے عیب میں: یہ لاکھ لکھ نفس بیمار میں وراثت جاری

نہیں ہوگی

نورہاں وراثت علی







تمام اس عبارت کو چھوڑ

ہیں اس سے پہلے ترغیب دی

دلائل:

امام صاحب نے گونا گونا گے کلمات علیہ فقہاء قبول فرمایا ہے

لیکن سارے سلف علماء کبار نے جو کلمات علیہ فقہاء قبول کیے ہیں علیہ فقہاء

قبول نہ کیا۔

☆ جز ۱۳ یہ جز چھوڑ دیں اپنی طرف سے:

ترجمہ عبارت:

وہ حالت سے اپنی کتاب ثابت ہوگی جب وہ کسی کتاب سے

دو گنا یا ایک عادل گناہ و کلمات خالص کی گواہی دے

یہ وہ تمام احادیث کا معنی ہے۔

عاجین:

گو اپنی ضرورت نہیں بلکہ جو کچھ وہ ضروری کر گیا ضروری ہو جائیگا

دلیل: یہ ایک قسم کا حامل ہے اور یہ طائعات میں ضروری قبول ہو کر

اپنے اوٹیل کو کسی ذریعہ سے اپنی ضرورت کے حامل ہو گیا تو حالت ختم ہو جائیگی

امام صاحب کی دلیل:

یہ خبر ملتا ہے کہ یہ حق و شہادت ہوگی کہ اپنی شہادت

کی چیزوں میں سے اپنی اپنی ضرورت کے حامل ہو کر

سورہ نبرہ

جز ۱۱

کہ ترجمہ عبارت: اگر وہ سب لفظ <sup>مروہوب</sup> پر قبضہ کر لیا جس میں وہ ایک حکم

کا خبر تو یہ استحضار جائز ہے اور اگر وہ ایک خبر قبضہ کر لیا

تو خبر جائز نہیں ہے بلکہ اگر وہ ایک خبر قبضہ کر لیا تو وہ خبر جائز ہے

قیاس کا اتفاق یہ ہے کہ دونوں صورتوں میں خبر جائز یا خبر قبضہ جائز

نہیں ہے ناچاہیے اس کا اضافہ کا قول بھی یہی ہے



جہانگیر پر اعلیٰ درجہ کا احترام

1۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں

میں اسے دوسرے کو دیکھتا ہوں اور مجھے دیکھتا ہوں اس سے محبت بڑھتی ہے۔  
اسے دوسرے کو دیکھتا ہوں اس سے نفرت ختم ہو جاتی ہے اور دل میں  
محبت بڑھتی ہے۔

3۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں اس سے دل کا کینہ ختم ہو جاتا ہے۔  
جہانگیر

منقولہ مسئلہ میں احناف و شوافع کے درمیان  
اسلام شافعی:

منقولہ مسئلہ میں جہانگیر کا قائل ہیں

دلیل:

قیف کا حکم ہے کہ جب تک کہ میں خوف کرنا قبلہ خوف رکھتا  
اجازت کے بغیر درست نہیں ہے لہذا قیف بھی درست نہیں ہوگا  
اسلام شافعی:

منقولہ مسئلہ میں جہانگیر کا قائل ہیں۔

دلیل:

یہ میں قیف بہتر لقب قبول کرتے ہیں کیونکہ یہ لقب علم کا ثبوت اس پر  
موقوف ہے اور وہ ملک کے مقتود ہیں اس سے ملک کو حمایت کرنا ہے  
تو اس کے خوف سے ایجاب قیف یہ مسئلہ کرنا ہی ہوگا۔ لہذا اجازت ہے  
اگر کسی نے مقتود ہونے کی جگہ: کیا تو عاریق ہو گا یہ نہیں





جنرل

جب ایسا قبول حاصل ہو جائے کہ بیچ بیکل پر جائے گی دکان میں سے  
کسی کو اختیار کیا ہوگا یا نہ بیچ میں اگر عیب تھا یا دیکھا نہیں تھا تو یہ  
اختیار ہوگا

۱۔ امام شافعی: ہائے مشتری میں سے ہر ایک کو اختیار ہوگا  
دیبا: ہنسی یا کہ عمل اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو انسان بیچنے تک ہائے مشتری  
کو اختیار ہے تو اسے خریدیں جس مال جو اس تک اختیار ہوگا  
اشاف: ایسا قبول کرنا خریدنے والی کلاسی جو اس تک اختیار ہے

دیکھو

اگر اختیار دیا جائے اور یہ بیچ کو فتح کر لیا تو دوسرے کو باطل  
کرنا ہے جو جائز نہیں ہے خرید میں اختیار ہے صرف خرید قبول ہے  
مکمل ہے یہ ہے جب تک مشتری نے خرید کر دیا تو اس کے دکان  
کو اختیار ہے یا نہیں اور اختیار ہے وہی ہوتا ہے جو بیچ و شراکت ہے ہونا  
قبول

جنرل ۱۲

مذکورہ ضابطہ کی عفت

اور جائز ہے حکام اور غرض کی بیچ میں

برتن کا ذریعہ جب عذر اور عذر ہو عین حقیر ذریعہ جب عذر اور عذر ہو  
مکمل ہے یہ ہے کہ کوئی چیز بیچی گئی ہے وقت کسی غرض میں ہر نین صراحت ہو گئی  
یا کسی چیز کے ساتھ ذریعہ کرنا چاہی گئی جبکہ لکھے ہوئے ایسی چیز کا کہ ذریعہ  
اور یہ برتن کو یہ ہے کہ اس کا حکم لکھے ہوئے یا شریعت کیونکہ اگرچہ عذر  
کے حکم سے وہ چیز اور برتن کی غرض میں لکھیں یہ چاہتے ہیں کہ کسی نہیں لگاتی  
یہ بھی ممکن ہے کہ ایسی چیز کا اور برتن کا عذر و عذر لکھاں اور عذر و عذر لکھاں  
وزن کر کے وزن اور برتن کا اندازہ کر لیا جائے



جنود

منکرہ مسئلہ میں اختلاف:

اور نہیں جانتے ہیں یہی ہیں اور ان

پہلوں سے معلوم اہل مستثنیٰ کرے۔

امام مائتہ: پہلوں میں سے معلوم اہل مستثنیٰ کر سکتا ہے۔

دلیل: اس کے قیاس کرتے ہیں اس بات پر جب وہ کچھ ہیں ہی

اور مستثنیٰ کرے حصہ کچھ ہیں۔

جو نہ و عدم جو نہ نہ سبب:

عدم جو نہ نہ سبب یہ کہ نہ مستثنیٰ کر

بہر مافی جہول کیا لہذا یہ جائز نہیں ہے۔

جو نہ نہ سبب:

امام ابراہیم: یہ کہ نہ مستثنیٰ کر نہ مستثنیٰ کر نہ مستثنیٰ کر

جنود

زیستہ میں کھیتی کا داخل نہیں:

زیستہ کی بیج میں کھیتی

تبہ در فعل ہوگی اگر طے ہو اٹھائے زمین بیج کھیتی خریداریہ اور اگر

کھیتی کا ذکر نہیں ہوا تو عرف زمین کی بیج ہوگی۔

دلیل:

گو کھیتی زمین کا ساتھ حاصل ہو کر ہے، لیکن یہ افعال دانی

نہیں ہوتا کیونکہ کھیتی کا مقصد کھانا وغیرہ اہل کرنا ہے نہ اس

برائے ان کے مشابہت جو کھوکھلا پن اور لاپرواہی کہ جب کھجور بیجا جا

تو بیج عرف کھوکھلی ہوتی ہے سا مان کی نہیں ہے اگر سادہ کا ذکر ہوا

تو بیج میں شامل ہوگا ورنہ نہیں



جز 1

ترجمہ عبارت

اور نہیں ہے هیچ قافی کی ولایت یکاویں نہیں ہوا

بنائے جانے والے قافی میرا شہادت کی شریعت ہے جو پہلے ہوا اور وہ اختیار

کی ولایت ہی رکھتا ہے۔

تشریح تیسرا وقت:

۱۔ پہلے پہلے آواز دہرا ہے عقل و عجز پہونا ۲۔ بالآخر پہونا

جز 2

ترجمہ عبارت

اور جبکہ وہی بنیاد کیا جیسا کہ اس نے اپنے وہی بنے

کہ جانا ہی نہیں جانتی کہ اس نے عین کون کی چیز میں بیچ ڈالیں

تو وہ وہی ہوگا اور بیچ جائز ہوگی وکیل کی بیچ جائز نہیں جتنی کہ

وہ اپنے اپنی حکایت کو صراحت کرے۔

وفات:

پیش روئیں اس وقت وکیل بننے کی جیسا کہ اپنے حکایت کا علم ہے

لیکن وہی اپنے وہی بننے کا علم نہ رکھتا ہے تو وہی بن جائے گا اور وہی

کا خوف جائز ہے اور وکیل کا خوف جائز نہیں

اسام ابووسف کا مزید:

اسام ابووسف وہی کا خوف بھی بخیر اس کا علم کہ جائز نہیں

قراردیت

دلیل:

وہی بننا ایک طرح کی نیابت ہے نہ کہ اس میں نیابت کا علم ہے

حاصل کیا ہوئی صورت کہ جو بھی حاصل نہیں ہوگی۔



جز ۱۱

جو روزِ صفارت پر اہلِ ایمان و عبادِ صالحین کے لئے ہے۔

صفارت جانتے ہیں جو کہ ان کے لئے ہے صفارت کی ہے۔

یہ ہے کہ علیہ السلام علیہ وسلم نے جس اعلانِ نبوت فرمایا کہ لوگوں کے لئے ہے کہ توحید

آپ علیہ السلام پر ہے صفارت فرمایا

جز ۱۲

صفارت کا حال صفارت ہے کہ وہ سب کا شہر جانا۔

جا سکتا ہے

عقرب کے ملک میں ہے کہ وہ ہے

ان کے ملک میں ہے

بعض کے لئے ہے کہ وہ سب کے ملک میں ہے

دلیل دیا ہے کہ ان کے لئے ہے کہ وہ سب کے ملک میں ہے

سب کے لئے ہے کہ صفارت کے لئے ہے کہ وہ سب کے ملک میں ہے

پہرہ دلیلی

اسلام کے لئے ہے کہ وہ سب کے ملک میں ہے

صفارت کے لئے ہے کہ وہ سب کے ملک میں ہے

دلیل ۲

اس لئے کہ یہ پیش کرتا ہے کہ وہ سب کے ملک میں ہے

اس لئے کہ یہ پیش کرتا ہے کہ وہ سب کے ملک میں ہے



## سورۃ النور

جزء (الف):

ترجمہ عبارت:

اور مطلق ٹخن نہیں ہے کبھی مگر یہ کہ اس کی عورت اور  
 عفت چھائی ہو اور اس کے نہ دینا اور لینا عورت کے خیر اور عفت اور یہ  
 جمالت جو کہ نہ لے جاتی ہے کہ ممکن ہے دینا اور لینا اور یہ جمالت  
 جس کا یہ حال ہو وہ بیچ کے جو زر کو روکتی ہے قاعدہ یہی ہے بیچ تقری  
 اور ادھار دونوں ٹخنوں کے ساتھ جائز ہے۔

عذر دہ پہلے مسئلہ کی وضاحت:

وہ ٹخن جو مطلق ہو یعنی ٹخن کی طرف  
 اشارہ نہ کیا جائے ایسا ٹخن بیچ میں جائز نہیں ایسی عورت ہے کہ ٹخن کی  
 عورت کہنا ہوگی اور اس کی عفت کھونا ہوگا مگر ایسا لگایا کہ عفت  
 سے کہ بیچ جائز ہے وجہ یہ ہے کہ بائچ کو ٹخن دینا اور لینا  
 یہ اسی عورت میں واقع اور جمالت سے کہ ٹخن میں جمالت نہ ہو  
 اور وہ جمالت جو جھڑی سے لے جاتی ہے اور اگر جمالت سے جھڑی  
 کا فروہ ہو تو پھر لینا دینا مشکل ہو جاتا ہے اور ایسا ٹخن جس کی عفت اور  
 یا عفت مطلق نہ ہو اس سے عموماً جھڑی ایسا ہو جاتا ہے کہ نہ ہر  
 کوئی چاہتا ہے کہ سبھی شے دفر ہیں اور دینے والا کو شے کرنا ہے گندی  
 شے بھی جب کہ نہ ہو کہ عستری لکھنا دینے کی کوشش کرے گا  
 حکم ماننے اعلیٰ لینے کی کوشش کرے گا اور جھڑی سے نہ ہو۔

جزء ب:

ٹخن عورت پر بیچ کرنا

بائچ کے لیے تقریر فرمائی نہیں بلکہ

ادھار کی بھی بیچ جائز ہے کہ نہ اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ اللہ ایلح



اور یہ مطلقاً نفرد اور ادھار کی چیز نہیں ہے بلکہ فیضانِ حق ہے اور

سے نفرد چیزیں خریدنا اور ادھار کے ساتھ خریدنا بھی ثابت ہے آپ  
نے یہودی سے احاطہ فرمایا تھا اور پھر ذرا دیر میں لکھی تھی تاہم ادھار  
کی صورت میں صورتِ دل کو بیکار چاہیے اور صورتِ بیرونی کو چھوڑ  
کافلو بھی سمجھتا ہے۔

سورہ بقرہ

جز الف:

قرآن عبارت:

جس نے خریدنا ایسا ایسی شے کو جسے دیکھا نہیں تو  
بیع جائز ہے اور اس کے اختیار پر اگر چاہے کوئی لے لیا <sup>دیکھتے وقت</sup> شے کے برے  
اگر چاہے کرے دیکھ کر  
خیارِ رویت تک باقی رہتا ہے

خیارِ رویت نہ دیکھ کر تک باقی رہتا ہے  
اس کا کوئی وقت نہیں یاں خیار کو بالکل کرنے والی کوئی شے اگر پائی گئی ہو  
میں سے اگر عیب آئی یا خوف پیدا ہو تو عیب سے بچ کر خیار بالکل ہو جائیگا  
جز ب:

خیارِ رویت کرنا بالکل کرنے والی چیزیں

1 مشتری نے ایسا چیز خریدی اس میں عیب نکال کر لیا

2 مشتری نے بزرگی خریدی پھر اس سے کوئی

3 مشتری نے غلام خریدی پھر اس سے خوف کیا کہ اسے آزاد کر دیا

4 مشتری نے غلام خریدی اس کو عیب بر بنایا

5 سورہی خریدی اس کا عیب دیکھا اور سر میں دیکھنے پر اتنا دیا کہ

کہ عذر گورہ تھا / عذر گورہ میں مشتری کو خیارِ رویت حاصل نہیں

ہوگا بلکہ بالکل ہو جائے گا



## حزب الرفق :-

## ترجم عبارت

انسان کے بالوں سے جانور نہیں اکتے ساتھ نفع اٹھاتا  
بھی جانور نہیں کیونکہ انسان مقابل آدمی ہے اس کے تمام چیزوں میں کچھ فرق ہے  
سورگ کا گیا لینا انسان کوئی چیز جانور نہیں کھا سکتا کبھی تو یہیں کسی جانور اور  
اس کو کھا کر اور اس کے جانی رہا جائے نہیں یا کہ علی اللہ علیہ وسلم کھا یا اللہ رحمت کرے  
بال عدلہ والی لڑائی کے والی میرے عزیز ان بالوں کی رحمت ہے جو  
آخر میں غریب سے لے کر گناہ جانے پیرے اور ان سے عزتوں کی جو ٹیوں اور  
تکبر و عین و خفا غریب سے

مسلم کی تشریح

اللہ تعالیٰ تفرأت میں اور زیادہ فرمایا وافر نعمانی آدم  
جب انسان کو خلق سے کراہتوں کی کسی چیز کو عام انداز میں استعمال کرنا  
کہ جس طرح کھانا چیز میں بار بار حی جان میں جائز نہیں انسان کی بال انسان کا  
جز ہونے کی وجہ سے قابل تفہیم ہیں اور انکو عام انداز میں استعمال کرنا  
خرید کرنا پہننا لینا جائز نہیں بلکہ حسب ضرورت ہے کہ ہر وقت کی  
پیشہ کو جمع کر کے عورت اپنے باروں کے ساتھ ملا کر ان میں استعمال فرمائیے  
یہ جائز ہے اور باروں کی بددھائی پر جائز ہے

جنر: پ:

بیالے حصہ موجود عورت کے دودھ کی بیج :

جائز نہیں

دلیل: یہ انشاء کا جز ہے۔ انشاء سے مراد رسل کا آواز ہے۔ ان کے انشاء میں ان کے اپنے ہر

درجہ پنہا دیتا خرچ کرنا جائز نہیں ہے بلکہ گناہ ہے جبکہ یہ سال کی پہلی ہوگی

امام شافعی، جاترے، دلیل، حور، گادو، ایک پاک مشروب ہے

ہندو اس کے ساتھ جائز ہے یا نہیں



## سورۃ

جزء: الف:

ترجمہ عبارت:

یہ اسم اس وقت ہے جو جائز ہے کتاب اللہ میں ہے  
 اللہ نے فرمایا اور اگر تم پڑھیں الی اجل مستثنیٰ۔ ابن عباس نے فرمایا  
 اگر کسی دینا جو اللہ نے یہ اسم جو قابل زمانہ ہے اسکو دلائل دیا اور اسباب  
 قرآن کی بعض آیت اتنا رہی وہ یہی ہے کہ اس سے یہ اسم کا جو  
 عبارت ہوتا ہے

یہ اسم کا جو:

یہ اسم قرآن میں فرمایا اگر تم پڑھیں الی اجل مستثنیٰ  
 نبی پاک نے فرمایا میں اس اسم کو قلیسم فی کتب معلوم اور ان معلوم  
 پوری اہل کتاب کے جو اس پر اجماع ہے  
 قیاس اور یہ یہ اسم کو ناجائز ہے کیونکہ یہ معلوم کی ہے لیکن قرآن و حدیث  
 کے دلائل کو سامنے رکھ کر یہ قیاس کو چھوڑ دیا

جزء ب:

رب اسم:

مستثنیٰ

اسم الیہ

رب اسم جس سے یہ اسم کر رہا ہے اور جو اسکو معلوم ہے مثنیٰ درجہ رہا ہے

اسم فید

معلوم ہے مثنیٰ و مثلاً گند (۶۰)

یہ اسم کا حکم: جائز ہے رفت سے یہ اسم کی اس قسم جسکا مثنیٰ ہے (۶۰)  
 اصل میں اسکا اصل بجاہل۔ لیکن اسباب و قبول



لہجہ ہندوستان شریفی فہمی علامہ

## سوال نمبر ۱

جز الفادہ

یہ کام سالانہ سرانمبر ۱ جز الف میں شمار کیا جائے گا۔

جز: ب:

محض برتن سے بیچ کرنا جہلی عقور اور مدولہ نامیہ۔  
 بی بیان بیچ کرنا جائز ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اس صورت میں جہلوتی کا  
 فخر نہیں کہ اس کے ذریعے بیچ مشتری کے حوالے کیا جائے یا اور بیچ حوالے  
 کرنے سے پہلے اس برتن کا فتم ہو جانا یا گم ہو جانا عورت نامحلوں سے  
 بیچ و زن کرنے کے بعد محروف بیما زوں کے ساتھ اس برتن کا وزن کریں گے  
 پھر اس کے ساتھ رکھ کر محروف بیما زوں کے ساتھ اس کی تجدید ہو جائے گی  
 سوال نمبر ۲

جز الف:

ترجمہ عبارت:

انڈھنی بیچ اس کا خریدنا سب جائز ہے  
 یا خریدنے کے بعد انڈھنی کو اختیار دیوگا کیونکہ اس نے ایسی مٹی  
 خریدی جس کو دیکھا نہیں  
 نابینا کا اختیار کن عورتوں سے ساقط ہو جاتا ہے۔

۱۔ بیچ ایسا تھا جو چھوٹے سے عطلو پر سکتا تھا انڈھنی یا تھون سے چھو لیا ٹھولیا  
 ۲۔ ایسی مٹی خریدی جو سو گھنٹے سے عطلو پر سکتی تھی  
 ۳۔ حال یا سبزی لینا چاہتا تھا پہلے جھک کر لی  
 کو جو تھوڑے دن مذکورہ چیزوں کا سونگھنے چھوٹے اور چھلکے سے پتہ چل  
 جاتا ہے اس لیے سونگھنے یا چھلکے اور چھوٹے سے اختیار عتم ہو جائے گا



بائع کا خیار رویت:

جی ہاں بائع کو خیار رویت ہوتا ہے

مشتري کے مرنے سے خیار رویت کا قلم:

مشتري کے مرنے سے خیار رویت باطل

ہو جاتا ہے اس میں ورراثت نہیں چلتی۔ اگرچہ یہی ہوئی تو خیار مرنے کا بعد  
اس کے ورراثتوں کی حشر منتقل ہو جاتا لیکن ورراثت کے نہ چلنے کی وجہ سے  
خیار ساقط ہو گیا

مسو ابتر ۳

جز: الف

ترجمہ عبارت:

نہیں ہے کوئی خرید بیع مسلم کے اندر تازہ (ترج)

چھلی میں مگر اس کے موسم میں معلوم وزن معلوم قسم اس لیے کہ چھلی سردیوں  
میں ختم ہو جاتی ہے یہاں تک کہ اگر ایسا شہر ہو جہاں چھلی سردیوں  
کے اندر ختم نہ ہوئی ہو تو وہاں بیع مسلم حلقہ یعنی ہر موسم میں جائز ہے  
اور بیع مسلم وزن کے لحاظ سے ہوئی ہے تو اس کے لحاظ سے نہیں کہوندیم پیلے  
بیان کر چکے ہیں امام ابو حنیفہ سے روایت ہے کہ پڑی چھلیوں میں بیع جائز نہیں  
اور وہ وہ ہیں جنہیں ٹکڑے کر کے بیچا جاتا ہے گوشت میں بیع مسلم کر کے  
قیاس کرتے ہوئے

مسو ابتر تشریح:

تازہ چھلیوں میں بیع مسلم چھلیوں کے موسم (گرمی) میں جائز ہے

تکلیف یہ بیع وزن کے ذریعہ ہوئی اور چھلی کی قسم معلوم کرنا پیوستہ چھلی  
ہر موسم میں نہیں جائی جائے سردیوں میں پانی سے کوک جانے کی وجہ سے چھلی  
کی پیرو اور کم ہو جاتی ہے تو بیع اسلام سردیوں میں چھلی دینے کے لیے جائز



تو ممکن ہے چھل ملے ہی نہ اس لیے بیچ مسلم جائز ہے لیکن اس موسم میں جس  
سے تازہ چھل ملے جاتی ہے یاں ایسا سہرے جہاں پورا سال چھل ملتی رہتی ہے تازہ  
کر پھر بیچ مسلم کرنے کے لیے موسم کی کوئی قید نہیں پھر ہے بیچ اس موسم کی کوئی قید نہیں ہے

امام صاحبہ زید علیہ السلام علیہ السلام کی سزا اور  
 یہ ہے کہ جس نے ۱۶ سال سے پہلے جو سزا اور

5/1/20

## جزء الف:

یہ ایسا عقد ہے جو جائز ہے کیونکہ فیہ باریک علی اللہ نے فرمایا (میں) دوسرے کو تحفے دو محبت بڑھے گی۔ اور پہلے کے مشروع ہونے پر اجماع ہے یہ ایجاب و قبول اور قنف سے صحیح ہوتا ہے بہر حال ایجاب و قبول اس وجہ سے کہ یہ ایجاب و قبول سے عقد منقول ہو جاتا ہے اور یہ کہ یہ قنف ضروری ہے۔ اس لیے نہ قنف سے ہی ہو یہ ایجاب و قبول کی ملکیت ثابت ہو جاتی ہے۔

عبر کتب الفقه الحنفی سے لیا گیا ہے۔

یہ شخص میری ۱۶ ستمبر ۱۹۳۳ء میں گنہگار ہے۔

کن جزو کا ملکہ جائز نہیں :

منقسم چیزوں کا مابہ ۳۰ مشترک چیزوں بلا تقسیم  
ایسی چیز کا مابہ ۳۰ مشترک ہے لیکن تقسیم نہیں ہو سکتی



پیرچہ ہدیرہ شریف سالانہ 2019

سورہ المائدہ

جز: الف:

ترجمہ عبارت:

جس نے پھل بیچے جنگلی پھل یا پھر نہیں ہوئی تھی  
یا پھر پھل تھی بیچ جائز ہے کیونکہ یہ باقیمت مال ہے یا تو اس لیے کہ اس سے  
موجودہ زمانے میں فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے یا آئندہ زمانے میں بعض نے کہا ہے  
جائز نہیں جنگلی پھل یا پھر ہونے سے پہلے لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے اور مشتری  
پہر اس پھل کو فوراً کاٹنا ضروری ہے تاکہ بائع کا صلہ خارج نہ ہو اور یہ  
کاٹنا اس وقت ہے جب پھلوں کو حلقاً (بغیر شرط کے) خریدے یا کاٹنے کی شرط  
کے ساتھ خریدے۔

منقولہ مسئلہ کی وضاحت:

ایسا پھل بیچا جو ابھی پکا نہیں ملا ابھی  
کچا ہے یا پھل کی شکل نہیں پوری وغیرہ ہے البتہ قول کے مطابق دونوں صورتوں  
میں بیچ جائز ہے لیکن ضرورت میں اس لیے کہ کچے پھلوں سے مختلف قسم کے  
فائدے اٹھائے جاتے ہیں۔ اچار وغیرہ بنانا، سلاد وغیرہ بنانا، جانوروں کا  
چار بنانا۔ پورو وغیرہ کی صورت میں اگر قابل نفع نہیں لیکن چند  
دنوں بعد قابل نفع بن جائے گا۔

جز: ب:

مشتری کا بوقت بیچ یہ شرط لگانا کہ پھل پلنے تک درختوں پر لٹا رہے گا۔  
ایسی صورت میں بیچ فاسد ہے کیونکہ یہ ایسی شرط ہے عقد میں کا تقاضا نہیں کرتا۔  
کیونکہ کچھ کا صرف مشتری کا نہیں کر جب تک کچھ میں اس پر نہیں لگی  
کچھ میں غیر صلہ کو مشغول نہ رکھیں گی اور یہ جائز نہیں



جزء الف:

ترجمہ عبارت:

اور در کی پڑیاں بیچنا، بیچنے، بیچنا، بال۔ ریشم بیچنا  
 اور ان تمام اساتذہ فاضلہ کے ساتھ سب جانتے ہیں کہ ہرگز یہ سب چیزیں پاک نہیں  
 ان سے صوت نہیں کہہ سکتے نہ ہی نہ ہی۔  
 یا تمہاری بیچ:

امام احمد کے نزدیک خیر کی طرح ہے جس میں ہے بیچ

نا جائز ہے

مستحسن کے نزدیک:

اے در نہ ہے اس کی پڑیاں اور بیچنا اور اس سے

فاضلہ رکھنا جائز ہے

جزء ب:

بیچ فاسد: سأل عن إصلا لا وفاء وهو يفيد المالك عن الصل

المقبض به

مثال:

کسی چیز کو بیچنا، مردار یا خون یا شراب یا خیر کو گن بنانا

جزء الف:

ترجمہ عبارت:

تفاتی فیصلہ کے بیچے، عالم پر چھپ کر نہیں  
 مسکرم بیچے تاکہ اس کی جگہ غریبوں پر مشتبہ نہ ہو اور کچھ حقیقوں پر  
 مشتبہ نہ ہو۔ جامع مسکرم بہتر ہے کیونکہ وہ مشہور زیادہ ہے



مسجد میں فیصلہ کیے بیٹھے ہوئے ہیں

دلیل :

لیونہ قاضی کے پاس فیصلہ کیے مشترک ہیں آئے گا جبکہ وہ

پلید پر حائف بھی نہیں آ سکتی ۔

ہمارے دلیل : انا بنیت المساجد لذر اللہ تعالیٰ والحکم . دکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

افضل الخیر فی مختلفہ بنی پاک علی اللہ عید و سون فرمایا مسجد میں اللہ تعالیٰ کا ذکر

اور فیصلہ کیے بنائی گئی ہیں ، خلفاء راشدین میں بھی مسجدوں میں

بیٹھے کر مسائل فقہانہ ۔

جز : ب :

یہ سالانہ پیرچہ کاغذ میں گزرا چکا ہے

مسواک پر

جنہ : الف :

ترجمہ عبارت :

السا عقدہ مال کا ذریعہ شرکت پر ۱۶ آیت ہوتا ہے

اگر کسی شخص سے مال ہو تو اسے مفقود ہونے کا ضابطہ میں شرکت پر ہونا ہے دونوں

جانبوں میں سے ایک جانب سے مال پیش کرے دوسری جانب سے کام

اور شرکت کے بغیر صفاریت کا کوئی تصور نہیں کیا گیا نہیں دیکھتا

اگر سارا نفع رب المال کے لیے شریک کر دیا جائے تو یہ بقاء عقد بنے گی (طالعہ تجارت)

اور اگر سارا نفع صفاریت کے لیے کر دیا جائے تو یہ قرض بن جائے گا

تشریح :

اس عبارت میں صفاریت کی شرعی حیثیت بیان کر رہے ہیں

رجحان فریقین میں سے ایک کی رقم ہو اور دوسرا کام کرے تو دونوں نفع میں

شامل ہوں گے